

از عدالتِ عظمیٰ

کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی

بنام

میسرز بینکونیٹنٹل ڈی پیرس

تاریخ فیصلہ: 21 مارچ 1997

[ایس۔ سی۔ اگروال اور جی۔ بی۔ پٹانک، جسٹس صاحبان]

سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ 1963 / سپر پرافٹ ایکٹ 1963 / انکم ٹیکس ایکٹ 1961 - پہلے شیڈول کے قاعدہ 1 کی شق VI اور X - دفعہ 14 - پہلے شیڈول کے قاعدہ 1 کی شق VI اور X - غیر رہائشی کمپنی کی طرف سے سرکاری سیکیورٹیز سے سود کے طور پر حاصل کردہ آمدنی - قرار پایا کہ: یہ رقم سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ کے پہلے شیڈول کے قاعدہ 1 کی شق VI کے مطابق قابل وصول منافع کی گنتی کے لیے شامل کی جائے گی، یہ آمدنی انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 14 کے تحت "سیکیورٹیز پر سود سے آمدنی" کے عنوان کے تحت ٹیکس کے لیے جوابدہ ہے۔ اس آمدنی کے کردار اور واقعات کو صرف اس وجہ سے تبدیل نہیں کیا جاتا ہے کہ یہ غیر رہائشی کمپنی کے ذریعہ کمائی جاتی ہے۔ لہذا قاعدہ 1 کی شق X کو راغب نہیں کیا جائے گا اور قابل وصول منافع کی گنتی کے مقصد کے لیے رقم میں کٹوتی نہیں کی جائے گی۔

مشخص الیہ، جو ایک 'غیر رہائشی' کمپنی ہے، نے محکمہ کی طرف سے کی گئی سپر پرافٹ ٹیکس تخمینہ کاری کو چیلنج کیا جس میں سرکاری سیکیورٹیز کے لیے موصول ہونے والی رقم بھی شامل ہے، اس دلیل کے ساتھ کہ مشخص الیہ سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ، 1963 کے پہلے شیڈول کی شق X قاعدہ 1 کے مطابق قابل وصول منافع کی گنتی میں رقم کو خارج کرنے کا حقدار ہے۔ مشخص الیہ نے بھارتیہ ادارے کو دی گئی پیشگی رقم پر متعلقہ مدت کے دوران موصول ہونے والی سود کی پوری رقم کی کٹوتی کا بھی دعویٰ کیا۔ سپر پرافٹ ٹیکس افسر نے دونوں دعووں کو مسترد کر دیا۔ اپیل پر اسسٹنٹ ایبیلیٹ کمشنر نے کچھ ترامیم کے ساتھ مشخص الیہ کے دعووں کو قبول کر لیا۔

محکمہ نے ٹریبونل کے سامنے اپیل دائر کرتے ہوئے کہا کہ پہلے شیڈول کی شق X قاعدہ 1 کا اطلاق سرکاری سیکیورٹیز پر سود پر نہیں ہوگا اور یہ پہلے شیڈول کے قاعدہ 1 کی شق VI کے تحت آئے گا۔ ٹریبونل نے اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ غیر رہائشی کمپنی کو حکومت یا مقامی اتھارٹی یا کسی بھارتیہ ادارے سے موصول ہونے والا سود پہلی فہرست کے قاعدہ 1 کی شق X کے تحت کٹوتی کے قابل ہوگا اور اپیل کو مسترد کر دیا۔

حوالہ پر، عدالت عالیہ نے بھی مشخص الیہ کے حق میں سوالات کا جواب دیا۔ لہذا ریونیو کی طرف سے موجودہ اپیل۔ لیکن ریونیو نے حتمی سماعت کے وقت دباؤ نہیں ڈالا، دوسرا سوال بھارتیہ ادارے کو دی گئی پیشگی رقم پر مشخص الیہ کی طرف سے حاصل کردہ سود کی رقم میں کٹوتی سے متعلق تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. مشخص الیہ کی کل آمدنی سے سپر پرائٹ ٹیکس ایکٹ، 1963 کی توضیحات کے تحت سپر پرائٹ ٹیکس عائد کرنے کے مقصد سے مشخص الیہ کے قابل وصول منافع کی گنتی کے معاملے میں، مشخص الیہ مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کی کسی بھی سیکیورٹی سے حاصل ہونے والی سیکیورٹیز پر سود کے طور پر موصول ہونے والی رقم کی ایڈجسٹمنٹ کا حقدار ہوگا، جس میں سپر پرائٹ ٹیکس ایکٹ کے پہلے شیڈول کے قاعدہ 1 کی شق VI کے مطابق مذکورہ رقم "سیکیورٹیز پر سود" ہے جو متعلقہ مدت میں نافذ تھی نہ کہ پہلی شیڈول کے قاعدہ 1 کی شق X کے تحت۔ ایکٹ جیسا کہ عدالت عالیہ نے قرار دیا ہے۔ شق X غیر رہائشی کمپنی کے معاملے میں اضافی کٹوتی کا التزام کرتی ہے اگر مذکورہ کمپنی نے سود کے ذریعے کوئی آمدنی حاصل کی ہے جو اسے حکومت یا مقامی اتھارٹی یا کسی بھارتیہ ادارے سے موصول ہوئی ہے جو شق VI کے تحت نہیں آتی ہے۔ سرکاری سیکیورٹیز سے سود کے طور پر مشخص الیہ کی طرف سے حاصل کردہ آمدنی "سرکاری سیکیورٹیز سے سود کے طور پر مشخص الیہ کی طرف سے حاصل کردہ آمدنی" کے عنوان کے تحت ٹیکس کے لیے جوابدہ آمدنی ہے جو ٹیکس کے لیے جوابدہ آمدنی ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 14 کے تحت "سیکیورٹیز پر سود سے آمدنی" کے عنوان کے تحت، اس آمدنی کے کردار اور واقعات میں صرف اس وجہ سے تبدیلی نہیں کی جاتی ہے کہ یہ غیر رہائشی کمپنی کے ذریعے کمائی گئی ہے۔

یونائیٹڈ کمرشل بینک لمیٹڈ بنام سی آئی ٹی، مغربی بنگال، آئی ٹی آر (1957) 688، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 6087، سال 1983۔

آئی ٹی آر نمبر 86، سال 1970 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 30.1.79 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ڈاکٹر بنام گوری شنکر، سی رادھا کرشنا، بی ایس آہو جا اور بی کرشنا پر ساد۔

جواب دہندہ کے لیے جے بی ڈی اینڈ کمپنی کے لیے ایس گنیش، مسز اے کے ورما۔

عدالت کا فیصلہ پٹنائک، جسٹس نے دیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 86، سال 1970 میں بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 256(1) کے تحت دائر کی جانے والی درخواست پر ریونیو کی مثال پر ٹریبونل نے مندرجہ ذیل دو سوالات کو جواب دینے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیج دیا اور عدالت عالیہ نے دونوں سوالوں کا جواب "مشخص الیہ کے حق میں اور ریونیو کے خلاف دیا۔ دو سوالات یہ ہیں:-

"(1) کیا، حقائق پر اور معاملے کے حالات میں، حکومت سے موصول ہونے والی کسی بھی "سیکیورٹیز پر سود" کے ذریعے آمدنی کو سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ، 1963 کے پہلے شیڈول کے قاعدہ 1 کی شق (x) کے لحاظ سے قابل وصول منافع کی گنتی میں خارج کیا جاسکتا ہے۔

(2) کیا، حقیقت پر اور معاملے کے حالات میں، ٹریبونل کا یہ موقف درست تھا کہ قرضوں پر صرف روپے کا متناسب سود بھارتیہ اداروں سے وصول شدہ روپے کی سود کی رقم سے کاٹا جانا چاہیے، نہ کہ مشخص الیہ کی طرف سے مختلف فریقوں کو ادا کی جانے والی روپے کی پوری سود کی رقم تاکہ سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ کے پہلے شیڈول کے قاعدہ 1 کی شق (x) کے لحاظ سے قابل وصول منافع سے خارج ہونے کے مقاصد کے لیے خالص سود کی آمدنی کا تعین کیا جاسکے۔ 1963۔"

جن مختصر حقائق کا حوالہ دیا جا رہا ہے وہ یہ ہیں کہ مشخص الیہ میسرز بینک نیشنل ڈی پیرس ایک غیر رہائشی کمپنی ہے اور اعتراف ہے کہ اس نے کیلنڈر سال 1961 کے دوران بھارت میں منافع کی ادائیگی کے اعلان کے لیے کوئی انتظام نہیں کیا تھا۔ 2,18,802 روپے کی رقم جو مشخص الیہ کو سیکیورٹیز پر سود کے لیے موصول ہوئی تھی، تخمینہ کاری کے مقصد کے لیے مشخص الیہ کی کل آمدنی میں شامل کی گئی تھی۔ مشخص الیہ دلیل یہ تھی کہ محکمہ جاتی اتھارٹی کی طرف سے کی گئی سپر پرافٹ

ٹیکس تخمینہ کاری غلط ہے کیونکہ مشخص الیہ سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ 1963 کے پہلے شیڈول کی شق (x) قاعدہ I کے مطابق قابل وصول منافع کی گنتی میں مذکورہ سود کی رقم کو خارج کرنے کا حقدار تھا، کیونکہ سود کی پوری رقم حکومت سے موصول ہوئی تھی۔ چونکہ سپر پرافٹ ٹیکس افسر نے مذکورہ رقم کو خارج نہیں کیا جیسا کہ مشخص الیہ نے دعویٰ کیا تھا، اس معاملے کو اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کو اپیل میں پیش کیا گیا تھا۔ مذکورہ اپیلٹ اتھارٹی کی رائے تھی کہ حکومت سے موصول ہونے والی سیکورٹی پر سود کو سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ کے پہلے شیڈول کے قاعدہ I کی شق X کے مطابق سپر پرافٹ ٹیکس تخمینہ کاری کے مقصد کے لیے قابل وصول منافع سے خارج کیا جانا چاہیے لیکن مذکورہ اسسٹنٹ کمشنر اس نتیجے پر پہنچے کہ سیکورٹی پر سود سے ہونے والی آمدنی کا اعداد و شمار جس کے بارے میں مشخص الیہ نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ قابل وصول منافع کا حساب لگانے میں کٹوتی کی گئی ہے وہ درست نہیں ہے اور اس کے مطابق اس نے قرضوں پر سود کے سلسلے میں 18,904 روپے اور دیگر اخراجات کے سلسلے میں 19,333 روپے کم کر دیے۔ اپیلٹ اتھارٹی کے مطابق سیکورٹیز پر سود کی خالص رقم 37,683 روپے ہے جسے قابل وصول منافع سے خارج کیا جانا چاہیے۔ محکمہ نے اتھارٹی کو مذکورہ حکم کے خلاف ٹریبونل کے سامنے اپیل دائر کی جس میں کہا گیا کہ سپر پرافٹ ٹیکس کے مقاصد کے لیے قابل وصول منافع کی گنتی میں سیکورٹی پر سود کو خارج نہیں کیا جاسکتا کیونکہ پہلی شیڈول کے قاعدہ I کی شق X سرکاری سیکورٹیز پر سود پر لاگو نہیں ہوتی ہے۔ ریونیو کے مطابق قابل وصول منافع سے خارج ہونے والی سیکورٹیز پر سود کو پہلے شیڈول کے قاعدہ I کی شق VI کے تحت نمٹا گیا ہے اور اس لیے اپیلٹ اتھارٹی کا فیصلہ غلط ہے۔ تاہم ٹریبونل نے ریونیو دلیل کو مسترد کر دیا اور کہا کہ غیر مقیم کمپنی کو جو بھی ذریعہ سے اور حکومت یا مقامی اتھارٹی یا کسی بھارتیہ ادارے سے موصول ہونے والا سود پہلی فہرست کے قاعدہ I کی شق X کے تحت کٹوتی کے قابل ہوگا اور اس لیے اپیلٹ اتھارٹی قانون میں درست نتیجے پر پہنچی۔ اس لیے اس نے ریونیو کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کر دیا اور ان حقائق پر پہلا سوال عدالت عالیہ کو بھیج دیا گیا جس کا جواب عدالت عالیہ نے بھی مشخص الیہ کے حق میں اور ریونیو کے خلاف دیا۔

متعلقہ مدت کے دوران مشخص الیہ کو بھارتیہ اداروں کو دی گئی پیشگی رقم پر سود کے طور پر روپے 12,93,822 کی رقم بھی موصول ہوئی تھی۔ مشخص الیہ کو مختلف ذرائع سے موصول ہونے والی سود کی کل رقم روپے 25,19,560 تھی۔ سپر پرافٹ ٹیکس آفیسر کے سامنے مشخص الیہ نے پورے روپے 12,93,822 کی کٹوتی کا دعویٰ کیا تھا جو اسے بھارتیہ اداروں کو دی گئی پیشگی رقم پر سود

کے طور پر موصول ہوا تھا۔ بھارتیہ اداروں سے آمدنی کے ذریعے آمدنی کا حساب لگانے میں سپر پرافٹ ٹیکس آفیسر روپے 1,16,617 کے اعداد و شمار پر پہنچا۔ سپر پرافٹ ٹیکس افسر کا خیال تھا کہ قابل وصول منافع سے خارج کیا جانے والا سود سود کی خالص رقم ہے جو اس سود کو کاٹنے کے بعد جو شخص الیہ اپنے جمع کنندگان اور قرض دہندگان کو ادا کرتا ہے اور ساتھ ہی دیگر مناسب اخراجات کو کاٹنے کے بعد ادا کرتا ہے اور اس طرح مذکورہ سپر پرافٹ ٹیکس افسر نے طے کیا کہ سود کے طور پر خالص آمدنی کو اس سرے پر قابل وصول منافع سے خارج کیا جانا ہے۔ اس کے بعد مشخص الیہ اس معاملے کو اپیل میں اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس لے گیا جو اس نتیجے پر پہنچا کہ مشخص الیہ کو بھارتیہ اداروں سے روپے کی حد تک جو سود موصول ہوتا ہے اسے اس سود کے اس تناسب سے کم کیا جانا چاہیے جو مشخص الیہ خود بھارتیہ اداروں سے وصول کرتا ہے جو مشخص الیہ کی کل سود رسید کا حصہ ہے۔ اپیلٹ اتھارٹی کے مطابق اس طرح کا تناسب روپے 5,19,804 پر کام کرے گا اور مناسب اخراجات روپے 5,51,207 ہیں جو مل کر روپے 10,71,011 پر کام کریں گے اور یہ رقم روپے 12,93,828 کی مجموعی سود رسیدوں سے کاٹی جانی چاہیے اور اس لیے، اپیلٹ اتھارٹی نے بھارتیہ اداروں سے وصول ہونے والی سود کی خالص رقم روپے 2,22,817 پر طے کی جس رقم مشخص الیہ وصول منافع سے خارج کیا جانا چاہیے۔ مذکورہ فیصلے کے خلاف ریونیو نے تکلیف محسوس کی اور اس معاملے کو دوسری اپیل میں پیش کیا۔ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کی طرف سے اپنایا گیا فارمولا انتہائی منصفانہ تھا اور اس میں کوئی رعایت نہیں لی جاسکتی اور بالآخر ٹریبونل کے حکم میں مداخلت نہیں کی گئی اور ان حقائق اور نتائج کے سیٹ پر دوسرا سوال ٹریبونل کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔

کافی عرصے تک بحث کرنے کے بعد اپیل گزار کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل سینئر وکیل ڈاکٹر گوری شنکر نے دوسرا سوال نہیں اٹھایا اور اس لیے ہمیں اس اپیل میں مذکورہ سوال سے نمٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ریونیو کی طرف سے پیش ہونے والی فاضل سینئر وکیل ڈاکٹر گوری شنکر نے، تاہم، جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے، دلیل دی کہ سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت، ہر کمپنی سے اس رقم پر ایک سپر پرافٹ ٹیکس وصول کیا جانا چاہیے جس پر پچھلے سال کا قابل وصول منافع تیسرے شیڈول میں بیان کردہ شرح پر معیاری کٹوتی سے زیادہ ہے۔ دفعہ 2(5) کے تحت قابل وصول منافع کی تعریف کسی بھی پچھلے سال کے لیے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کے تحت شمار کی گئی مشخص الیہ کی کل آمدنی سے کی گئی ہے اور اسے پہلے شیڈول کی توضیحات کے مطابق ایڈجسٹ کیا گیا

ہے۔ پہلا شیڈول قابل وصول منافع کی گنتی کے لیے قواعد فراہم کرتا ہے اور اس طرح کی گنتی کو نشان زد کرنے میں یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت زیر بحث سال کی کل آمدنی کی گنتی کرتے وقت کچھ رقم جیسا کہ قاعدہ I کی مختلف شقوں میں اشارہ کیا گیا ہے، خارج کر دی گئی ہے۔ لہذا قاعدہ I فراہم کرتا ہے:

"آمدنی، منافع اور فوائد اور مندرجہ ذیل شقوں کے تحت آنے والی دیگر رقم کو اس طرح کی کل آمدنی سے خارج کر دیا جائے گا۔.....

چونکہ شق VI اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت "سیکیورٹی پر سود" کے عنوان کے تحت وصول کی جانے والی آمدنی وہ شق ہے جو * قابل اطلاق ہے اور شق X نہیں ہے جیسا کہ ایسٹ اتھارٹی نے لاگو کیا ہے اور ٹریبونل نے اس کی تصدیق کی ہے اور یہاں تک کہ عدالت عالیہ نے بھی مشخص الیہ کے حق میں بنائے گئے سوال کا جواب دیا ہے۔

دوسری طرف مشخص الیہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل جناب گنیش نے دلیل دی کہ مشخص الیہ ایک غیر رہائشی کمپنی ہونے کے ناطے اور شق X نے یہ واضح کر دیا ہے کہ کمپنی کو کسی بھی حکومت یا مقامی اتھارٹی یا بھارتیہ ادارے سے موصول ہونے والے سود کے ذریعے آمدنی، یہ شق X ہے جو لاگو ہوگی اور اس لیے عدالت عالیہ نے مشخص الیہ کے حق میں پوچھے گئے سوال کا جواب دینے میں کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ مسئلہ میں نکتے کی بہتر تعریف کے لیے شق VI اور X کو تفصیل سے نکالنا مناسب ہو گا:-

"(vi) مرکزی حکومت کی جاری کردہ یا انکم ٹیکس سے پاک قرار دی گئی کسی ضمانت یا ریاستی حکومت کی انکم ٹیکس سے پاک جاری کردہ کسی ضمانت سے حاصل ہونے والی "سیکیورٹیز پر سود" کے عنوان کے تحت انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت وصول کی جانے والی آمدنی، انکم ٹیکس جس پر ریاستی حکومت کی طرف سے ادائیگی کی جاتی ہے۔

(x) کسی غیر رہائشی کمپنی کی صورت میں جس نے بھارت کے اندر منافع کے اعلان اور ادائیگی کے لیے مقررہ انتظامات نہیں کیے ہیں، حکومت یا مقامی اتھارٹی یا کسی بھارتیہ ادارے سے موصول ہونے والی تکنیکی خدمات فراہم کرنے کے لیے کسی سود یا فیس کے ذریعے اس کی آمدنی؛

لہذا غور کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت سال کے لیے شمار کی گئی کل آمدنی سے پچھلے سال کے قابل وصول منافع کا حساب لگانے میں شخص الیہ کے معاملے میں شق VI یا شق X کے مطابق ایڈجسٹمنٹ کی جائے گی۔ مسٹر گنیش کے مطابق، مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہونے والا فاضل وکیل شق X میں "کوئی بھی سود" کا بیان محاورہ وسیع تر دائرہ کار کا ہے اور غیر رہائشی کمپنی کے سود کے ذریعے ہر قسم کی آمدنی کا احاطہ کرتا ہے اور اس معاملے کے پیش نظر اس کو پابند معنی دینے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ مذکورہ بالا بیان محاورہ "کوئی بھی سود" کا مطلب شق VI کے تحت آنے والے سود کے علاوہ ہے۔ فاضل وکیل نے یہ بھی زور دیا کہ عدالت کو کسی قانون کی مخصوص توضیح تشریح کرتے وقت اس میں الفاظ شامل کرنے یا گھٹانے کی ضرورت نہیں ہے اگر توضیح کا معنی واضح ہو اور یہ صرف اس صورت میں ہے جب کسی قانون کے الفاظ کے سادہ معنی دینے میں ابہام یا بے ہوشی ہو تو عدالت کو اس میں الفاظ شامل کرنے کی اجازت ہوگی۔ یہ تشریح کا اصول ہونے کی وجہ سے اور شق X میں کوئی ابہام نہ ہونے کی وجہ سے عدالت کے لیے مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کی کسی بھی سیکورٹی سے حاصل ہونے والی سیکورٹیز پر شق X میں "کوئی دلچسپی" کے بیان محاورہ کے بعد "سود کے علاوہ" الفاظ داخل کر کے مذکورہ شق X کی تشریح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ مسٹر گنیش کے مطابق، فاضل وکیل شق X ایک غیر رہائشی کمپنی کے معاملے سے متعلق ایک مخصوص شق ہونے کی وجہ سے مذکورہ شق کا اطلاق ہونا چاہیے نہ کہ شق VI کی عمومی شق۔ دوسری طرف ریونیو کی طرف سے پیش ہوئے شخص الیہ سینئر وکیل ڈاکٹر گوری شنکر نے دلیل دی کہ سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ کے شیڈول II کا قاعدہ I پچھلے سال کے قابل وصول منافع کا حساب لگانے کا طریقہ فراہم کرتا ہے اور جب کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت پچھلے سال کی کل آمدنی کو قابل وصول منافع کا تعین کرنے کے لیے مد نظر رکھا جاتا ہے، مختلف شقوں یا قاعدہ I کے تحت آنے والی کچھ رقوم کو خارج کیا جانا چاہیے۔ جب شق VI خاص طور پر یہ فراہم کرتی ہے کہ مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کی کسی بھی سیکورٹی سے حاصل ہونے والی "سیکورٹی پر سود" کے عنوان کے تحت انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت وصول ہونے والی آمدنی، تب بھی غیر رہائشی کمپنی کی صورت میں، جہاں تک سرکاری سیکورٹیز پر موصول ہونے والے سود کا تعلق ہے، مذکورہ شق کے مطابق حساب لگانا پڑتا ہے اور شق X صرف غیر رہائشی کمپنی کے لیے سود کے طور پر دیگر آمدنی کے سلسلے میں لاگو ہوگی جو شق VI کے تحت نہیں آتی ہے۔ اپیل گزار کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل سینئر وکیل ڈاکٹر گوری شنکر کے مطابق، زور اس سرے پر ہے جس سے آمدنی حاصل ہوتی ہے نہ کہ شخص الیہ کی حیثیت پر۔

حریف کی عرضیوں پر غور کرنے کے بعد، ہمیں ریونیو کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کی طرف سے پیش کردہ دلیل میں کافی طاقت ملتی ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ کے باب IV کے تحت ایک شخص الیہ کی کل آمدنی کا حساب لگایا جاتا ہے اور دفعہ 14 کے تحت آمدنی کے صرف پانچ سرے ہوتے ہیں، یعنی:-

A. تنخواہ؛

B۔ سیکیورٹیز پر سود؛

C۔ گھر کی جائیداد سے آمدنی؛

D. کاروبار یا پیشوں کے منافع اور فوائد؛

E. سرمایہ کے فوائد؛ اور

F. دیگر ذرائع سے آمدنی۔

عنوان B کو فنانس ایکٹ 1988 کے ذریعے 1.4.89 سے خارج کر دیا گیا ہے لیکن متعلقہ مدت کے دوران موجود تھا جس سے ہم موجودہ معاملے میں متعلق ہیں۔ دفعہ 18، جیسا کہ یہ کھڑا ہے، "سیکیورٹیز پر سود" سے متعلق ہے اور اس میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ پچھلے سال شخص الیہ کی واجب الادا قومی "سیکیورٹیز پر سود" کے عنوان کے تحت انکم ٹیکس کے لیے قابل وصول ہوں گی:

(i) مرکزی یا ریاستی حکومت کی سیکیورٹی پر سود؛

(ii) مرکزی، ریاستی یا صوبائی قوانین کے ذریعے قائم کردہ مقامی اتھارٹی یا کمپنی یا کارپوریشن کے ذریعے یا اس کی جانب سے جاری کردہ رقم کے لیے ڈبہ بچر یا دیگر سیکیورٹیز پر سود۔

جب سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ کے پہلے شیڈول کے قاعدہ I کی شق VI میں یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کی کسی بھی سیکیورٹی سے حاصل ہونے والی "سیکیورٹیز پر سود" کے عنوان کے تحت انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت وصول کی جانے والی آمدنی، اس لیے یہ لازمی طور پر دفعہ 14 (ب) کا حوالہ دیتی ہے جہاں تک آمدنی کے سرے کا تعلق ہے، اور دفعہ 18 جہاں تک سیکیورٹیز کی قسم کا تعلق ہے، جس سے شخص الیہ کی آمدنی تک پہنچنے میں سود کا حساب لگانا پڑتا ہے۔ یہ غیر رہائشی کمپنی یا کسی دوسرے انفرادی شخص الیہ کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتا ہے۔ یہ

کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت سال کے لیے شمار کی گئی کل آمدنی سے کسی محصولات وصول کنندہ کے پچھلے سال کے قابل وصول منافع کی گنتی میں ایڈجسٹمنٹ کی اجازت دینے کی حیثیت ہونے کی وجہ سے جہاں تک مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت سے حاصل ہونے والی سیکیورٹی پر سود کی کٹوتی کا تعلق ہے، وہ سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ کے پہلے شیڈول کے قاعدہ I کی شق VI کے مطابق ہے اور پہلے شیڈول کے مذکورہ قاعدہ I کی شق X کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔ شق X غیر رہائشی کمپنی کے معاملے میں اضافی کٹوتی کا بندوبست کرتی ہے اگر مذکورہ کمپنی نے حکومت یا مقامی اتھارٹی یا کسی بھارتیہ ادارے سے موصول ہونے والی کوئی آمدنی یا سود حاصل کیا تھا جو شق VI کے تحت نہیں آتا ہے۔ یونائیٹڈ کمرشل بینک لمیٹڈ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، مغربی بنگال 32 انکم ٹیکس رپورٹس 1957 صفحہ 688 کے معاملے میں، اس عدالت کے سامنے غور کے لیے سوال یہ تھا کہ سیکیورٹی پر سود سے حاصل ہونے والی آمدنی دفعہ 8 کے تحت آئے گی یا انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے دفعہ 10 کے تحت؟ اس عدالت نے انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے دفعہ 8، 10 اور 24(2) کی تعمیر کی، اور فیصلہ دیا کہ چونکہ سیکیورٹی کی خریداری اور فروخت مشخص الیہ کا کاروبار ہے، اس لیے مشخص الیہ ایکٹ کے دفعہ 24(2) کے تحت تقاص کا حقدار ہو گا۔ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے تحت سیکیورٹی پر سود سے آمدنی دفعہ 8 کے تحت تھی اور کاروبار کے "منافع اور فوائد" سے آمدنی دفعہ 10 کے تحت تھی اور یہ سوال پیدا ہوا کہ ساہوکار اپنے کاروبار کے دوران اپنے تجارتی کاروبار کے حصے کے طور پر سیکیورٹیز کہاں رکھتا ہے اور اس سے سود حاصل کرتا ہے تو وہ کس سرے کے تحت آئے گا۔ یہ متن کا سیاق و سباق ہے جس پر عدالت نے مشاہدہ کیا:-

"آمدنی کا عنوان جس کا منبع "سیکیورٹیز پر سود" ہے، انکم ٹیکس کے مقاصد کے لیے اس کی خصوصیات ہیں اور یہ ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت آنے والے مخصوص سرے کے تحت آتا ہے، اور جہاں کوئی چیز خاص طور پر ایک سرے کے تحت آتی ہے تو اسے اس سرے کے تحت وصول کیا جانا چاہیے اور کوئی اور نہیں۔ یہ تشریح دفعات 6، 8 اور 10 میں استعمال ہونے والے الفاظ سے ملتی ہے جسے اس طرح پڑھا جانا چاہیے تاکہ "آمدنی، منافع اور فوائد" کے درمیان معاہدے کو اثر انداز کیا جاسکے جو "سیکیورٹیز پر سود" اور "آمدنی، منافع اور فوائد" کے عنوان کے تحت قابل وصول ہے۔ اس طرح، اس تعمیر پر "آمدنی، منافع اور فوائد" کے مختلف سرے کو باہمی طور پر خصوصی ہونا چاہیے، ہر سرے کو کسی خاص منبع سے پیدا ہونے والی شے کا احاطہ کرنے کے لیے مخصوص ہونا چاہیے۔ لہذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ موجودہ معاملے میں اور اس کے مشخص الیہ موجود سیکیورٹیز کے مقصد کے لیے،

دفعہ 8 زائد مخصوص ہے اور دفعہ 10 عام یا اس کے برعکس ہے، اور اس لیے عام اصول مخصوص اصول پر غالب نہیں آسکتا کے اصول کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کی حمایت طے شدہ معاملات سے ملتی ہے جن پر اوپر بحث کی گئی ہے۔ اس طرح، مثال اور مناسب تعمیر دونوں پر، آمدنی کا ذریعہ "سیکیورٹیز پر سود" دفعہ 8 کے تحت آئے گا نہ کہ دفعہ 10 کے تحت کیونکہ اسے خاص طور پر ایکٹ کے دفعہ 8 کے تحت آنے والے "سیکیورٹیز پر سود" کے الگ سرے کے تحت قابل وصول بنایا گیا ہے اور اسے کسی مختلف سرے کے تحت نہیں لایا جاسکتا حالانکہ سیکیورٹیز کو ٹریڈنگ کے طور پر رکھا جاتا ہے جیسا کہ اس کے کاروبار کے دوران ساہوکار کے ذریعے مقرر کیا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ معاملہ سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ، 1963 کے پہلے شیڈول کے قاعدے اول کی تشریح کے سوال پر براہ راست اختیار نہیں ہے، لیکن اس میں موجود اصول پوری طاقت کے ساتھ لاگو ہوں گے اور اس لیے مرکزی یا ریاستی حکومت کی سیکیورٹی سے حاصل ہونے والی "سیکیورٹی پر سود" کے عنوان کے تحت آمدنی جو اس وقت انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 14 (b) کے تحت تھی، نیز مذکورہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 18 (b) کے تحت بھی جو اس وقت متعلقہ مقام پر تھی، جب سپر پروفیسر کے تحت پچھلے سال کے قابل وصول منافع کی گنتی کا سوال تھا۔ ٹیکس ایکٹ سامنے آتا ہے، پھر مذکورہ پہلے شیڈول کے قاعدہ I کی شق VI کے تحت فراہم کردہ ایڈجسٹمنٹ کو سپر ٹیکس لگانے کے مقصد سے انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت مذکورہ سال کے لیے شمار کی گئی کل آمدنی سے کرنا پڑتا ہے۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر، ٹریبونل اور عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی ہے کہ سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ کے پہلے شیڈول کے قاعدہ I کی شق X لاگو ہوگی۔ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 14 کے تحت "سیکیورٹیز پر سود سے ہونے مشخص الیہ آمدنی" کے عنوان کے تحت ٹیکس کے لیے جو ابده آمدنی ہونے کی وجہ سے سرکاری سیکیورٹیز سے سود کے طور پر وصول ہونے مشخص الیہ آمدنی، اس آمدنی کے کردار اور واقعات میں محض اس وجہ سے تبدیلی نہیں کی جاتی ہے کہ یہ ایک غیر رہائشی کمپنی کے ذریعے کمائی گئی ہے۔

مذکورہ بالا احاطے میں ہماری یہ قابل غور رائے ہے کہ سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ، 1963 کی توضیحات کے تحت سپر پرافٹ ٹیکس عائد کرنے کے مقصد سے مشخص الیہ کے قابل وصول منافع کی گنتی کے معاملے میں انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت زیر بحث سال کے لیے حساب شدہ مشخص الیہ کی کل آمدنی سے وہ مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کی کسی بھی سیکیورٹی سے حاصل ہونے والی سیکیورٹیز پر سود کے طور پر موصول ہونے والی رقم کو ایڈجسٹ کرنے کا حقدار ہوگا۔ "سیکیورٹیز پر سود" جو

متعلقہ مدت میں نافذ تھا اور عدالت عالیہ کے فیصلے کے مطابق سپر پرافٹ ٹیکس ایکٹ کے پہلے شیڈول کے قاعدہ I کی شق X کے تحت نہیں تھا۔ عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو اسی کے مطابق الگ کر دیا جاتا ہے اور ٹریبونل کی طرف سے پوچھے گئے پہلے سوال کا جواب ریونیو کے حق میں اور مشخص الیہ کے خلاف دیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔